چنانچہ دوبارہ بیلٹ نمبر ۳ اور ۴ کے اِرد گرد گھوم پھر کر اپنا بیگ دیکھا اور نہ پایا ۔ سوچا وہ شاید کراچی یا استنبول میں کسی کو پسند آگیا ہے ۔ واپس انہی صاحب کی تلاش میں آیا تو وہ مل گئے ۔ ان کو تفصیلات بتائیں تو وہ اسی کام سے متعلقہ ملازم نکلے ۔ انہوں نے تمام تفصیلات دوبارہ پوچھیں اور فوراً استانبول ٹیلکس کر دی ۔ مجھے بیگ کی چابی دینے —— اور ایک فارم پُر کرنے کو کہا ۔ میں نے چابی دیتے ہوئے کہا کہ آپ خود ہی فارم پُر کریں بتاتا میں ہوں ۔ اُنہوں نے چابی ایک چھوٹے لفافے میں ڈال کر سیل کر دی اور فارم فل کیا اور کہا کہ آپ جائیں ، ہاں اپنا ایڈریس لکھوا دیں میں نے سردار محمد صاحب ( اپنے داعی ) کا ایڈریس اور فون نمبر لکھوایا اور پوچھا ۔ آپ کا نام ؟ کہنے لگا —— " کمار " —— میں ششدر رہ گیا کہ ہمارے امیگریشن اور ایئر پورٹ کے ملازم جو کلمہ گو ہیں وہ اس اخلاق سے کیوں محروم ہیں —— ؟ ان میں تو دینی نقطۂ نظر سے بھی بلندئ اخلاق کا ہونا بہت ضروری ہے لیکن پاکستان میں ان لوگوں میں نہ تو دینی اعتبارات ہیں نہ ملازمت اور فرضِ منصبی کے اخلاق —— ہیتھرو ائیر پورٹ سے فون آیا کہ آپ کا بیگ مل گیا ہے اور رات کو بیگ ہڈرس فیلڈ میں سردار محمد صاحب کے پتے پر پہنچا دیا گیا ۔ بیگ دیکھا تو اسکی زپ کی کنڈی پلاس سے توڑی گئی تھی یا تو کراچی والوں کا کمال تھا یا استانبول والوں کا ، اور شو بر اتفاق دیکھئے ، سید اسداللہ طارق گیلانی کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ۔ سید مسعود گیلانی کے ساتھ بھی یہی بدسلوکی روا رکھی گئی اور غالب گمان یہی ہے کہ کراچی ائر پورٹ کے وحشی کسی " مال " کی توقع میں سادہ لوگوں کا مال ، درندوں کی طرح چیر پھاڑ ڈالتے ہیں یا پھر امیگریشن میں گھسے ہوئے رافضی اور مرزائی ہم لوگوں کو یوں تنگ کر کے دل بر داشتہ کرنا چاہتے ہیں ۔

پورا برطانیہ اِن دِنوں انفلوئنزا کی لپیٹ میں ہے اس نے مجھے بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا اور مجھے خوب نچوڑا —— اب الحمدللہ ستر فیصد فرق ہے ۔

اب تک گلاسکو ، لڈان کاسٹر ، ہڈرسفیلڈ ، ایڈنبرا ، اور مانچسٹر میں خطبات جمعہ عمومی نشستوں اور انفرادی و اجتماعی ملاقاتوں کی مصروفیت رہی ہے ۔ ۶ جنوری ۱۹۹۰ء کو ہڈرسفیلڈ میں احرار کانفرنس ہے ۔ باقی احوال آئندہ پہ اُٹھا رکھتا ہوں ( انشاء اللہ ) والسلام ! سراپا احرار سید عطاء المحسن بخاری ، ہڈرسفیلڈ ۔ ایچ جارج سٹریٹ ۔

---

احرارِ ختم نبوت مشن ( یوکے ) کے رہنما